2019-20

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ISSN: 2278-0718

RNI No.: MAHURD/2017/72365

اردو زبان و ادب کا پاسبان عالمی ریسرچ جرنل

سہ ماہی

شیرپور (انڈیا)

تزئینِ ادب

اپریل تا جون ۲۰۲۰ء

جلد نمبر ۴

شمارہ نمبر ۲

[illegible]

[illegible]

آزاد [illegible]

مدیرِ اعلیٰ: ڈاکٹر [illegible] قادری

قیمت — 100/-

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

انٹرنیشنل اردو ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیر پور (انڈیا)

جلد نمبر : ۴ شمارہ : ۲

اپریل تا جون ۲۰۲۰ء

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی)، ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیر پور)

مشیر اعلیٰ : پروفیسر صغیر افراہیم (علی گڑھ)

مُدیرِ اعزازی : حاجی انصار احمد (بھساول)

اعزازی نائب مدیر : ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی)

نگراں : رفیق جعفر، پونہ

مجلس ادارت (اعزازی)

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)
☆ ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی (وارانسی)
☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)
☆ ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ شکیل (برہانپور)
☆ محمد آصف (امراوتی)

مجلس مشاورت (اعزازی)

☆ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد (اردو قومی کونسل...دہلی)
☆ پروفیسر ابنِ کنول (دہلی)
☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)
☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)
☆ ڈاکٹر عبدالرشید منہاس (جموں کشمیر)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 09403094333 / 09423288786/9423761597
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ "تزئین ادب" کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی۔ آر۔ آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کروا کر شیر پور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔

قیمت فی شمارہ: 100/روپے (خاص نمبر 350/روپے) سالانہ: 500/روپے لائف ممبرشپ: 15000 روپے۔
بیرونِ ممالک سالانہ زرِ تعاون 30/امریکی ڈالر

O اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہو چکی۔ لہٰذا رقم روانہ کیجیے۔

(تزئین ادب حاصل کرنے کا پتا)

سٹی بک ڈپو، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں۔ مدینہ بک ڈپو، مولوی گنج دھولیہ۔

مکتبہ جامعہ لیمیٹیڈ، پرنسیس بلڈنگ، ای۔ آر۔ روڈ ممبئی۔

Scanned with OKEN Scanner

"TAZEEN-E-ADAB":Vol 4 Issue No.2 ISSN:2278-0718

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

جدید اردو شعری اصناف

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم
اسوسیٹ پروفیسر صدر شعبہ اردو، شیواجی کالج، ہنگولی
9975645187
mdiqbal47351@gmail.com

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ نئی شاعری کی ابتداء سب سے پہلے آزاد اور حالی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ یہی دو حضرات تھے جن کا ذہن نئے حالات سے زیادہ متاثر ہوا اور خاص طور سے انگریزی شاعری کے نمونوں سے واقفیت حاصل کرتے رہے۔اور اسی کے نتیجے میں نئی شاعری کے خدوخال ان کے ذہن میں ابھرنے لگے۔چونکہ قدیم شاعری میں حالات کے اعتبار سے کوئی کشش باقی نہ تھی اور حالات کا بھی تقاضہ تھا کہ حالات کے پیش نظر تبدیلیاں کی جائیں۔اور وہ کام سب سے پہلے حالی نے انجام دیا۔کیونکہ قدیم شاعری میں فرضی تخیلات کی بھر مار تھی۔اور وہ اس سے بے زار تھے۔انگریزی شاعری کو پیش نظر رکھ کر وہ اسی نوعیت پر اردو شاعری میں کچھ تبدیلیوں کے آرزومند تھے، جو موضوع کی صداقت کے ساتھ ساتھ ربط و تسلسل رکھتی ہو۔یعنی انھوں نے تسلسل مضامین پر زور دیا۔بقول محمد حسین آزاد۔

''میں نے آج کل چند نظمیں مثنوی کے طور پر مختلف مضامین پر لکھی۔'' [1]

مقدمہ شعر و شاعری مولانا حالی رقمطراز ہیں۔

''جتنی صنفیں فارسی اور اردو میں متداول، ان میں کوئی صنف مسلسل مضامین کے بیان کرنے کے قابل مثنوی سے بہتر نہیں''۔ [2]

ہم اس تحقیقی مقالے میں کوشش کریں گے کہ صنف شاعری کے حوالے سے نظم کے بارے میں مختصر گفتگو کریں گے۔مختصر یہ کہ مختلف مگر مخصوص موضوعات کے تعلق سے اشعار کا وہ سلسلہ جو انسانی زندگی کے مسائل سے مطابقت رکھتا ہو اور

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

اپنے اسلوب اورفن کے اعتبار سے جذبات واحساسات کا آئینہ ہوجس میں عام انسان اپنی زندگی کی تصویر دیکھ لے اردو شاعری میں اسی کونظم کہا جاتا ہے۔گزشتہ بیس سال کا شعری کردار کیا ہے؟اس کی اجنبیت کیا ہے؟اسکی یکسانیت اورمختلف ہونے کا رویہ کیسا ہے؟ جب ہم ان سوالات سے پردہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو چند جوابات ہمارے سامنے آتے ہیں ۔سب سے پہلے تو یہ کہ اس دور کی شاعری میں عورت کے غلبے سے بہت کچھ آزادی ملی۔دوسری طرف ہنگامی موضوعات کی اوراس کے ساتھ ساتھ انقلاب کے رومانی تصور کی گرفت بھی ماند پڑتی نظر آتی ہے۔دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ پرانے دور کے رومانی محاورے کا زور گھٹا اور عشقیہ کی جگہ فکری شاعری کی طرف میلان نظر آتا ہے۔

یہ بات عیاں رہنی چاہیئے کہ سیاسی،سماجی،تہذیبی اورتمدنی تبدیلیوں کے پیش نظرنظم کے موضوعات میں جہاں اضافہ ہوا وہیں اس قسم (پرانی) کی نظم کے پرانے اورروایتی اسلوب میں تبدیلیاں رونما ہونے لگیں،اور یوں تجربات و مشاہدات کے اعتبار سے دھیرے دھیرے نظم میں نئے خیالات نظم قلمبند ہونے لگے۔ورنہ بیسویں صدی کی پانچویں دہائی نے غم دوراں کوغم جاناں کا پیرایہ بخشا تھا۔ہماری شاعری غنائی لہجے اور تغزل کے دروبست کے سہارے آگے بڑھ رہی تھی ۔عورت کا رنگ وروپ اتنا موضوع شعر نہ تھا جتنا پیرایہ شعر تھا۔عورت اورغزل ہماری شاعری کی زبان بنے رہے۔جس سے مکمل نجات چوٹی کے اردو شعراء کو بھی نہیں مل سکی۔رومانی انقلابیت کا بھی کچھ یہی حال رہا۔

اس ابتدائی گفتگو کے بعد ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔نظم جدید کا ارتقاء،اردو شاعری کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نظم کا جدید مفہوم زیادہ سے زیادہ واضح اور متعین ہونے لگا تھا۔آہستہ آہستہ نظم ایک علحیدہ منفرد اورمخصوص صنف کے طور پر فروغ پاتی رہی اوراپنی انفرادیت منواتی رہی۔جدید نظم کی خصوصیات پرغور کیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ جدید نظم کی ہیئت پرانے سانچوں میں ڈھلنے کے لئے مجبور نہیں۔بقول حامدی کاشمیری۔

''جدید دور میں نظم کو بلاشبہ ایک الگ اورمنفرد صنف کی حیثیت سے فروغ حاصل ہورہا ہے۔اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظم ہی وہ صنف ہے جو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی بدولت اردو شاعری کو اس قابل بنائے گی کہ وہ دنیا کی دوسری ترقی یافتہ

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

ISSN:2278-0718

زبانوں کی شاعری سے آنکھ ملائے۔اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ جدید ذہن سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے۔ ۳

موجودہ دور میں نظم ایک علحیدہ صنف شاعری کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہے۔اس کی سرحدیں شاعری کی ہر صنف کو چھوتی اور متاثر کرتی جارہی ہیں۔نظم کی جو تکنیک ہے وہ شعری تکنیک سے بالکل علحیدہ نہیں۔اس لحاظ سے شعری جو تکنیک ہے وہی نظم کی تکنیک ہے۔دراصل نظم کا موضوع حیات وکائنات کی طرح بہت وسیع ہے۔نیز نظم میں لاشعوری محرکات کی بھی کارفرمائی ہوتی ہے،یعنی یہ کہ شخصیت کے اظہار کا ہی نام ہے۔وزن اور بحر کی طرح نظم کے بنیادی عناصر میں اسلوب اپنی جگہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ اسلوب پر شاعر کی شخصی خصوصیات کی چھاپ ہوتی ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلی جنگ آزادی کے بعد ادبی دنیا میں بھی کافی ردّوبدل ہوا۔بہت سی تحریکیں ادب میں سرگرم رہیں۔اور اپنے حصے کا کام کیا۔ادب کو متاثر بھی کیا اور کر رہی ہیں۔ان تمام عوامل نے اردو شاعروں کو نئی جذباتی اور ذہنی کیفیت سے آشنا کیا۔جس کا اظہار نئے تجربوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔اگر غور کیا جائے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ادبی افق پر نمودار ہونے والی شعری ہیئتیں دوحصوں میں تقسیم تھیں۔مغربی زبانوں کی نئی ہئیت اور مشرقی زبانوں کی نئی ہئیتیں۔مغرب کی ہیئتوں میں سانیٹ، آزاد نظم اور ترائیلے شامل کئے جاسکتے ہیں۔وہیں مشرقی ہیئتوں میں جاپانی ادب کی ہیئتیں شامل کی جاسکتی ہیں۔مثلاً ہائیکو، ٹنکا وغیرہ۔اردو ادب میں جن شعری ہیئتوں کو برتا گیا کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔نثری نظم: اردو شاعری میں بالکل نئی تخلیق ہے۔یہ بھی مغرب کی دین ہے۔جو ہمارے ادب میں داخل ہوئی، اس قسم کی نظم میں نہ تو قافیہ ہوتا ہے اور نہ ہی اوزان کی پابندی۔نثری نظم زیادہ چل نہ سکی اور نہ ہی کوئی قابل قدر مقام پاسکی۔

۲۔ سانیٹ: یہ اطلوی زبان کا لفظ ''سانیتو'' سے ماخوذ ہے۔جو ۱۴ (چودہ) مصرعوں پر مشتمل ایک نظم ہوتی ہے۔جس میں بحر و قوافی کا ایک مخصوص نظام ہوتا ہے۔یہ صنف اٹلی سے فرانس اور انگلستان سے ہوتے ہوئے اردو ادب میں داخل ہوئی۔سانیٹ کے ذریعہ ایک ہی خیال کو دو بند کے درمیان پیش کیا جاتا ہے۔پہلا بند آٹھ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔، جبکہ

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

زبانوں کی شاعری سے آنکھ ملائے۔اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ جدید ذہن سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے۔ ۳

موجودہ دور میں نظم ایک علیحدہ صنف شاعری کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہے۔اس کی سرحدیں شاعری کی ہر صنف کو چھوتی اور متاثر کرتی جارہی ہیں۔نظم کی جو تکنیک ہے وہ شعری تکنیک سے بالکل علیحدہ نہیں۔اس لحاظ سے شعر کی جو تکنیک ہے وہی نظم کی تکنیک ہے۔دراصل نظم کا موضوع حیات وکائنات کی طرح بہت وسیع ہے۔نیز نظم میں لاشعوری محرکات کی بھی کارفرمائی ہوتی ہے،یعنی یہ کہ شخصیت کے اظہار کا ہی نام ہے۔وزن اور بحر کی طرح نظم کے بنیادی عناصر میں اسلوب اپنی جگہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ اسلوب پر شاعر کی شخصی خصوصیات کی چھاپ ہوتی ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلی جنگ آزادی کے بعد ادبی دنیا میں بھی کافی ردّوبدل ہوا۔بہت سی تحریکیں ادب میں سرگرم رہیں۔اور اپنے حصے کا کام کیا۔ادب کو متاثر بھی کیا اور کررہی ہیں۔ان تمام عوامل نے اردو شاعروں کو نئی جذباتی اور ذہنی کیفیت سے آشنا کیا۔جس کا اظہار نئے تجربوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔اگر غور کیا جائے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ادبی افق پر نمودار ہونے والی شعری ہیئتیں دو حصوں میں تقسیم تھیں۔مغربی زبانوں کی نئی ہیئت اور مشرقی زبانوں کی نئی ہیئتیں۔ مغرب کی ہیئتوں میں سانیٹ،آزاد نظم اور ترائلے شامل کئے جاسکتے ہیں۔وہیں مشرقی ہیئتوں میں جاپانی ادب کی ہیئتیں شامل کی جاسکتی ہیں۔مثلاً ہائیکو،ٹنکا وغیرہ۔اردو ادب میں جن شعری ہیئتوں کو برتا گیا کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔نثری نظم: اردو شاعری میں بالکل نئی تخلیق ہے۔یہ بھی مغرب کی دین ہے۔جو ہمارے ادب میں داخل ہوئی،اس قسم کی نظم میں نہ تو قافیہ ہوتا ہے اور نہ ہی اوزان کی پابندی۔نثری نظم زیادہ چل نہ سکی اور نہ ہی کوئی قابل قدر مقام پاسکی۔

۲۔ سانیٹ: یہ اطلوی زبان کا لفظ ''سانیتو'' سے ماخوذ ہے۔جو ۱۴ (چودہ) مصرعوں پر مشتمل ایک نظم ہوتی ہے۔جس میں بحرو قوافی کا ایک مخصوص نظام ہوتا ہے۔یہ صنف اٹلی سے فرانس اور انگلستان سے ہوتے ہوئے اردو ادب میں داخل ہوئی۔سانیٹ کے ذریعہ ایک ہی خیال کو دو بند کے درمیان پیش کیا جاتا ہے۔پہلا بند آٹھ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔،جبکہ

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

داخل ہوئی۔اور آہستہ آہستہ رواج پانے لگی۔تین مصرعوں پر مشتمل ہائیکو ایک ایسی نظم ہے،جس میں کسی درد اور کسی فکر و خیال کو پیش کرتے وقت محاکات نگاری اور منظر نگاری کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ہائیکو کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں الفاظ کے ایسے ایوان سجائیجاتے ہیں کہ پڑھنے والے کے ذہن پر ایک ایک منظر نمایاں ہوجائے۔

ہائیکو کی نظمیہ خصوصیت یہ ہے کہ ہائیکو کی صنف اس کے تینوں مصرعے تین مختلف انداز کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ہائیکو مکمل اس وقت ہوتی ہے جب اس کا پہلا مصرعہ پانچ ارکان پر،دوسرا مصرعہ سات ارکان پر اور تیسرا آخری مصرعہ پھر دوبارہ پانچ ارکان پر مشتمل ہو۔اس طرح ہائیکو کی صنف میں ہر شعر مختلف ارکان کی نمائندگی کرتا ہے۔موجودہ دور میں ہائیکو کا رواج اردو ادب میں بڑھ رہا ہے۔اردو کے چند اہم ہائیکو نگار شعراء میں علیم صبا نویدی،سلیم تمنائی،ظہر ادیب،نعیم فتح پوری ،رؤف خیر اور مجیب شہزر اپنے انفرادی ہائیکو کی وجہ سے شہرت کے حامل ہیں اور بیشتر غزل گو شعراء کے قافلہ میں اس صنف کی خوب پذیرائی ہو رہی ہے۔

ہائیکو نظم کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کا پہلا اور آخری مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے۔اور دوسرا مصرعہ قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی۔علیم صبا نویدی کی یہ ہائیکو ملاحظہ فرمائیں۔

آنگن آنگن خلوص کے چہرے
گھر کی دہلیز تک وفا کی بات
اور بازار میں غلط چہرے

۶۔گیت: اردو نظم میں گیتوں کی اپنی ایک انفرادی اہمیت ہے۔گیت پوری طرح احساسات و جذبات سے معمور ہوتے ہیں۔گیت اپنے اپنے ملک و تہذیب کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔اور انہیں سے انقلاب کی دھڑکنیں بھی سنائی دیتی ہیں۔گویا گیت انسانی جذبات واحساسات کی منہ بولتی تصویر ہوتے ہیں۔گیت کی تعریف بسم اللہ نیاز احمد نے کچھ اس طرح کی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

''گیت اردو شاعری کی ایک ایسی صنف ہے جن میں داخلیت موسیقیت عروضی قیود سے زبان کی سادگی ،طرز ادا اور موضوعات کا تنوع پایا جاتا ہے۔''۹

گیت کو زیادہ تر نسوانی خواہشات اور تمناؤں اور آرزوؤں کی شاعری کہا جاتا ہے کیونکہ گیت میں عورت اپنے محبوب کو خوابوں کی دنیا میں دیکھتی ہے اور اس کا انتظار کرتی ہے اور اس کا اظہار بھی کرتی ہے محبوب کی جدائی اور اپنی تنہائی کا بیان گیت کی خصوصیت ہے۔اردو گیت سے متعلق جب غور کیا جاتا ہے تو امیر خسروؔ کی رخصتی ذہن میں آجاتی ہے

کاہے کو بیاہی بدیس رے لاکھی بابل میرے
ہم تورے بابل، تیرے کھونٹے کی گیاں

۷۔پیروڈی: پیروڈی دراصل طنز ومزاح کی ایک قسم ہے۔یہ صنف براہ راست انگریزی ادب سے اردو ادب میں داخل ہوئی۔لیکن صحیح معنوں ہیروڈی دور حاضر کی پیداوار ہے۔ڈاکٹر وزیر آغا نے پیروڈی کی تعریف اس طرح بیان کی ہے۔

''پیروڈی یا تحریف کسی تصنیف یا کلام کی ایک ایسی لفظی نقالی کا نام ہے جس سے اس تصنیف یا کلام کی تضحیک ہو سکے۔اپنے عروج پر اس کی منتہا ادبی یا نظریاتی خامیوں کو منظر عام پر لانا ہوتا ہے۔''۱۰

علامہ اقبال کی نظم ''ہمدرد'' کی پیروڈی عاشق محمد غوری نے کچھ اس طرح کی ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

گوشے میں کسی کھنڈر کی تنہا ملاح تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی جوئیں چننے میں دن گذارا
پہنچوں کس طرح اب مکاں تک ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا

۸۔ثلاثی: تغیر اور تبدیلی دنیا کا فطری عمل ہے۔ہر شئے جو جاندار ہو یا بے جان تبدل وتغیر سے ہمکنار ہوتی ہے۔ادب کوئی جامد چیز نہیں ہے گردش لیل ونہار کے ساتھ اس میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔شعرائے اردو نے بھی ہر زمانے میں ادب میں ہیئت کے نئے نئے تجربے کئے ہیں۔اور ایسے ہی تجربات نے اردو میں ثلاثی کو جنم دیا۔ثلاثی تین مصرعوں کی ایک نظم ہے۔جس کا پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ اور دوسرا مصرعہ آزاد ہوتا ہے۔تینوں مصرعے ایک بحر کے پابند ہوتے ہیں

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

اور یہ کسی بھی بحر میں لکھی جا سکتی ہے۔ تینوں مصرے میں شاعر ایک ہی خیال کو پیش کرتا ہے۔ حمایت علی شاعر اس صنف کے موجد ہیں۔ اور دوسرا اہم نام قمر اقبال کا ہے۔ ان کی ثلاثی پر مشتمل کتاب ''تتلیاں'' شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے۔ مثلاً

روشنی کون کس کو دیتا ہے

شام ہوتی ہے جب تو سورج بھی

اپنی کرنیں سمیٹ لیتا ہے ۱۱

اس طرح یہ چند جدید اصناف جو اردو ادب میں فروغ پا رہی ہیں۔ ان کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا۔ ویسے اور بہت ساری شعری اصناف بھی ہیں۔ جو اردو ادب میں پروان چڑھی۔ جیسے لوک گیت، پیروڈی، ثلاثی وغیرہ۔

کتابیات

۱۔اردو ادب کی تاریخ۔۔۔محمد حسین آزاد

۲۔مقدمہ شعر و شاعری ۔۔۔وحید قریشی

۳۔اردو نظم پر یورپی اثرات۔۔۔۔حامدی کاشمیری

۴۔جدید اردو ادب۔۔۔۔محمد حسن

۵۔اردو کی شعری و نثری اصناف۔۔۔پروفیسر مجید بیدار

۶۔روح ادب۔۔۔۔ڈاکٹر شعیب انصاری وڈاکٹر خالد انصاری

۷۔گلدستہ اردو ادب۔۔۔صداقت اللہ خان

۸۔آزادی سے قبل جدید اردو نظم کا سماجیاتی مطالعہ ۔۔۔ڈاکٹر ممتاز جہاں صدیقی

۹۔اردو گیت۔۔۔بسم اللہ نیاز احمد ص ۷۵

۱۰۔اردو ادب میں طنز و مزاح۔۔۔ڈاکٹر وزیر آغا ص ۵۲

۱۱۔ قمر اقبال۔ اورنگ آباد ٹائمز حمایت علی شاعر نمبر ۱۹۸۵ء

☆☆☆

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli

Scanned with OKEN Scanner